کب شہ کو راستے میں خیال قضا نہ تھا

کب شہ کو راستے میں خیال قضا نہ تھا
جنت کی راہ تھی سفر کربلا نہ تھا

اے شمر تو نے ذبح میں پھیری چھری کہاں
احمد کی بوسہ گاہ تھی شہ کا گلا نہ تھا

راتوں کو آتی قید میں کیونکر بہن کو نیند
لاشہ کسی شہید کا رن سے اُٹھا نہ تھا

زنجیر تھی بخار تھا بیڑی تھی طوق تھا
بیمار کربلا کے لیئے رن میں کیا نہ تھا

ہوتے ہی ظہر ٹوٹ گئی بھائی کی کمر
ہنگام صبح بھائی سے بھائی جدا نہ تھا

اصغر کے ساتھ تیر سے زخمی ہوئے حسین
ننھے گلے سے شہ کا جو بازو جدا نہ تھا

دسویں کو آفتاب پہ آتا نہ کیوں گہن
پھر کیا تھا بعد شاہ جو قہرِ خدا نہ تھا

****